بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۶ محرم ۱۳۹۵ھ ۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۸ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۲

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ رتبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ کل کی نسبت بہتر ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعتِ احمدیہ اِس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے عظیم الشّان نمونہ کی کامل اتباع کی جائے

آپ کا وجود اس کائنات کے لئے سراپا رحمت ہے اِس لئے ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود جاری رہنا چاہیئے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ مکرم محمد یوسف صاحب سلیم ایم۔ اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے، حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ انسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرے۔ آپ کی

کامل اتباع کرے

اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بے سُود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں اور لاحاصل ہے وہ حیات جو فیض سے خالی ہے۔ دراصل اس عالمین میں دو ہی زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ ایک تو اللہ کی زندگی، اُس اَلْحَیُّ کی حیات ہے جو منبع ہے ہر خیر کا اور جس کی طرف سب تعریفیں لوٹتی ہیں اور جس کے ذریعہ ہر وجود باقی رہتا ہے اور دوسری قابلِ تعریف زندگی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کے طفیل انسان نے اپنے رب کو اس کی تمام عظمتوں کے ساتھ اور اس کے تمام حُسن کے ساتھ اور اُس کے حُسن و احسان کی تمام قوتوں کے ساتھ پہچانا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی قرآن کریم کی ہدایت و شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا عرفان بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو پھر یہ کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پہلوں اور پچھلوں ہر دو کو نفع پہنچانے والی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت دنیا پر، کائنات پر حاوی ہے۔ آپ کی رحمت کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی یہ کسی جگہ ٹھہرتی ہے بلکہ زمان و مکان کے لحاظ سے علّتِ غائی ہونے کی وجہ سے، پہلوں پر بھی آپ ہی کے طفیل فیوض نازل ہوئے اور بعد میں آنے والوں نے بھی جو کچھ پایا وہ بھی آپ ہی کی ذات کا کرشمہ ہے، کیونکہ اگر آپ کے متعلق یہ کہنا درست ہے، اور یقیناً درست ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

تو روحانی طور پر بھی جو فیوض نظر آتے ہیں وہ آپ ہی کے طفیل حاصل ہوتے رہے ہیں آپ کے بغیر نہیں مل سکتے۔ دوسرے مادی فیوض ہیں۔ چونکہ آپ کی وجہ سے اس کائنات نے خدا تعالیٰ کی ربوبیّت اور رحمانیت کے بھی جلوے دیکھے اِس لئے وہ فیوض بھی ہر مخلوق کو حاصل ہوتے ہیں ان کا دائرہ ہر جاندار اور ہر انسان تک ممتد ہے مگر روحانی فیوض آپ کے ماننے والوں پر نازل ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو علمی فیوض ہیں وہ بھی ہر انسان پر ہوتے ہیں۔ آپ جو تعلیم لائے تھے اُس میں بھی ہر انسان شریک ہے۔ سب ہی اس کے مخاطب ہیں کیونکہ آپ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ ہی اس تعلیم میں بخل ہو سکتا ہے جو آپ پر نازل ہوئی چنانچہ دیکھ لیں آپ کو جنگیں لڑنی پڑیں۔ مخالفوں نے آپ کو بہت دُکھ دیئے۔ آپ کے ماننے والوں کو شہید کیا۔ اموال لوٹے لیکن جس وقت بھی

آپ کو یا آپ کے ماننے والوں کو

کہیں دُکھ نظر آیا تو آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے دُکھ کو دُور کرنے کی انتہائی

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کی۔ جہاں بھی انسان کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا پایا۔ وہاں دُنیوی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی زندگی کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی اور جہاں بھی جہالت کے اندھیروں کو دیکھا وہاں ان اندھیروں کو نُور میں تبدیل کرنے کی سعی کی گئی۔
چنانچہ سپین میں جب مسلمان گئے تو وہ مظلوم انسانیت ہی کی مدد کیلئے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اُس علاقے میں اللہ تعالیٰ اور

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور

پھیل گیا۔ یہ نُور دو جہتوں میں نمایاں طور پر ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک علمی میدان میں اور دُوسرے اخلاقی اور روحانی میدان میں۔ سپین میں مسلمانوں نے علمی میدان میں جو عظیم الشان ترقی کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے نتیجہ میں اور اس ابدی حیات کی وجہ سے تھی جو بعد میں آنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے عطا ہوئی۔ جس کا اُس وقت کی دنیا بالخصوص عیسائی دنیا مقابلہ نہ کر سکی کیونکہ یہ وہی مقابلہ تھا جو نُور کو ظلمات سے ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں نے دنیوی علوم کو رائج کرنے کے لئے کئی تعلیمی ادارے، کئی یونیورسٹیاں قائم کیں جن میں بہت سے بڑے بڑے پادری داخل ہوتے تھے۔ اور وہاں مروّجہ علوم حاصل کرتے تھے۔ غرض مسلمانوں نے بخل سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ بخل خدا تعالیٰ کی صفات سے تضاد رکھتا ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور نہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو سکتا ہے کیونکہ آپ رحمۃٌ للعالمین بنکر دنیا کی طرف آئے تھے۔
آپؐ کے صحابہؓ بھی آپ کے رنگ میں رنگین تھے اس لئے اُن مؤمنین کی طرف بھی بخل منسوب نہیں ہو سکتا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لیا اور خیر ہی خیر بن کر دُنیا کی اس طرح خدمت کی کہ انسان کی آنکھ نے وہ جذبہ کسی زمانہ میں اور کسی قوم میں نہیں دیکھا۔ افریقہ جس پر اب پھر تنزل کا زمانہ ہے اور بہت سے لوگوں نے اسلام کو چھوڑ بھی دیا ہے۔ اور اب

اندھیروں اور ظلمات کا علاقہ

بنا ہوا ہے۔ اس میں اس زمانہ میں بھی جب کہ راہیں قریباً مسدود تھیں لوگوں کو دینِ واحد پر اکٹھا کرنے کیلئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمان دُور دُور تک پہنچے اور انہوں نے افریقہ میں بسنے والوں کے اندھیرے دُور کئے۔ اُنکی ترقیات کے سامان پیدا کئے اور اُن کے دُکھوں کو سُکھ سے بدل دیا۔ اُنہیں دین و دُنیا کے علوم سکھائے اور اُنکا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کیا جو انسان کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے۔
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہر جہت اور ہر لحاظ سے نفع مند اور فیض رساں زندگی ہے۔ آپ کا یہ فیض آپ کی قائم رہنے والی روحانی حیات ہے جس کے نتیجہ میں پچھلے چودہ سو سال میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں نے آپؐ کے فیض سے بہرہ ور ہوتے ہوئے اپنے پیدا کرنیوالے رب کریم سے ایک زندہ تعلق پیدا کیا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا۔ یہ دروازہ آج بند نہیں اور نہ قیامت تک کبھی بند ہوگا۔
"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (آل عمران ۳۲)
کی رُو سے ہر وہ شخص جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتّباع کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی تلاش میں نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پالے گا اور اسکی زندگی اندھیروں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے نُور میں داخل ہو جائے گی۔ پھر اُسکی زندگی ایک منوّر زندگی، ایک مسرور زندگی، ایک کامل زندگی اور ایک حقیقی زندگی بن جائیگی۔ اُمّت محمدیہ میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی

عطا نہیں ہوئی تھی اور آپؐ کے ذریعہ سے فیوض اور برکات اور رحمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ تو اس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی نگاہوں میں دھتکاری ہوئی اس جماعت میں ہزارہا خدا کے ایسے بندے پیدا ہوتے رہے ہیں، اب بھی ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے حصّہ لیتے ہیں اور جنکی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی رہی ہے اور ایک قسم کی مُردنی جو دوسروں میں نظر آتی ہے، اس سے نجات حاصل کی ہم نے ایک ایسی زندگی پائی جو حقیقی زندگی ہے۔ یعنی وہ زندگی جو خدا تعالیٰ سے ایک پیار اور زندہ تعلق پیدا کرنے کے بعد انسان کو ملتی ہے۔
چنانچہ اس پیار اور زندہ تعلق کو پانے کے بعد، خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے بعد، خدا تعالیٰ کی

ذات و صفات کی معرفت

حاصل ہو جانے کے بعد، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کے دریافت کر لینے کے بعد اور پھر اس عظمت اور اس شان اور اس حُسن اور اس احسان سے عملاً اپنی زندگیوں میں ایک تبدیلی محسوس کر لینے کے بعد انسان ایک طرف تو اپنے خُدا کے ذکر میں ہمیشہ محو رہنے والا بن جاتا ہے اور دوسری طرف اسکی زبان پر ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درود جاری رہتا ہے۔
ایسی صورت میں پھر دُنیا اور دُنیا داروں کی اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔
اگر ہم اس کائنات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اصل میں دو ہی زندگیاں نظر آتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور اسکی ہر چیز میں بے شمار صفات پیدا کیں اور مخلوق میں سے ہر چیز کو انسان کا خادم بنا دیا۔ وہی خُدا، ہمارا محبوب اللہ جس نے انسان کو انفرادی طور پر بھی اور نوع کے لحاظ سے بھی اتنی طاقت دی کہ وہ خُدا تعالیٰ کے پیدا کردہ خدام سے خدمت لے سکے۔ یہ وہی قادر ہستی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بےنظیر وجود اور صفات باری کے مظہر اتم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ بنایا۔ آپؐ کے اُسوہ پر چل کر اور آپؐ کی زندگی کا مطالعہ کرکے ہم نے کامیابیوں اور کامرانیوں کو حاصل کیا۔ یہ آپؐ کا عظیم الشان نمونہ ہی ہے جس کی اتباع کر کے اور جسکی غلامی میں آکر اور آپؐ کے خادم بن کر ہم نے اپنے ربّ کریم کا پیار حاصل کیا۔ یہی حقیقی کامیابی ہے جس کے بعد نہیں نہ کسی چیز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ کسی اَور کی طرف توجہ کرنیکی کوئی حاجت باقی رہتی ہے۔
پس حقیقتاً یہی دو زندگیاں ہیں جو عظیم شان رکھتی ہیں باقی ہر زندگی انہی کے طفیل ہے۔ ایک اللہ جلّ شانہٗ کی حیات ہے جو منبع ہے ہر حیات کا اور ایک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جو ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا۔ آپؐ کا وجود اس کائنات کیلئے سراپا رحمت ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی کمال ہے کہ انسان کیلئے ایسے سامان پیدا کئے گئے کہ وہ اپنے مجاہدہ کے نتیجہ میں خُدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے قابل ہوا اور اُسے خُدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنیکا شرف حاصل ہُوا اسلئے ہماری زبانوں پر ہمیشہ خُدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے جاری رہنے چاہئیں۔ اسی طرح ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود جاری رہنا چاہیئے محسن انسانیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ آپؐ نے بنی نوع انسان سے جو پیار کیا ہے اس کو زندہ رکھنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے تاکہ اس پیار کے نتیجہ میں جو ہمارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجزن ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل ہو جائے۔ خُدا کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا ہو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صبر و استقامت کے نمونے

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حبشہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت

مکی زندگی میں جب مشرکوں کا ظلم انتہا کو پہنچ گیا تو حضور نے ۵ نبوی میں ان مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ۸۳ افراد نے ہجرت کی۔

مشرکین مکہ نے وہاں بھی ان بے کسوں کا تعاقب کیا وہاں کے مذہبی نمائندوں کے لئے تحائف ساتھ لئے۔ انہیں اپنے ساتھ ملایا کہ بادشاہ کے سامنے ہماری سفارش کریں اور کہا ہمارے مجرم ہمیں واپس کئے جائیں۔ لیکن حبشہ کے منصف بادشاہ نے تحقیق کے بعد ان کو صاف جواب دے دیا اور پادریوں نے ان کو تحائف بھی واپس کر دئے اور مسلمان وہاں قدرے عافیت سے رہنے لگے

خبابؓ کا صبر

میں نے اوپر ذکر کیا تھا کہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی سعیدؓ اور ان کی ہمشیرہ فاطمہؓ کو خبابؓ بن ارت قرآن پڑھایا کرتے تھے یہ صابر اور کوہ استقامت صحابی مکہ میں آہنگری کا کام کرتا تھا دشمن اُن پہ ظلم اس طرح کرتے کہ ان کی تپتی بھٹی سے کوئلے نکالتے انہیں پشت کے بل کوئلوں پر لٹا دیتے کوئلوں کی تمازت سے جسم کی چربی نکل نکل کر کوئلوں کو ٹھنڈا کر دیتی بار بار کی اس مشق سے پشت کا چمڑا جل کر سیاہ اور موٹا ہو گیا تھا شعبیؒ کہتے ہیں۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے خبابؓ سے پوچھا مشرکین تم سے کیا کیا کرتے تھے؟ تو خبابؓ نے پشت سے کپڑا اٹھایا اور کہا

"انظر الی ظهری فنظر
فقال ما رأيت كاليوم
ظهر رجل قال خباب
لقد أوقدت نار
وسحبت عليها فما
اطفاها الا ودك
ظهري"

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۹۸ تا ۱۰۰)

امیر المومنین میری پشت دیکھیے حضرت عمرؓ نے دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں نے کسی شخص کی پشت ایسی نہیں دیکھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اللہ خبابؓ پر رحم کرے وہ رغبت اور شوق سے اسلام لائے خوشی سے ہجرت کی وابتلی فی جسمه ولن يضيع الله اجر من احسن عملا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ خباب بن ارت)

اور اسے بڑی بدنی تکالیف پہنچائی گئیں اور اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا جو اچھا عمل کرتا ہے۔ خبابؓ پہلے چھ اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ عاص بن وائل مشرک نے ان سے تلواریں بنوائیں۔ جب یہ مسلمان ہو گئے اور پیسے مانگے تو طنزاً کہنے لگا محمد کی تعلیم کے مطابق تو جنت میں بہت سونا چاندی ملے گی۔ اس کو ترجیح دو وہاں جا کر لے لینا۔

(ابن ہشام جز اول ص ۲۳۹)

لیکن وفات کے وقت یہی خبابؓ روتے تھے وجہ پوچھی تو کہا اپنے آقا سے ایک عہد کیا تھا۔

آپ نے فرمایا تھا دنیا میں سے تیرے لئے ایک غلام اور ایک گھوڑا کافی ہے لیکن میرے گھر میں تو اب مال بھی جمع ہو گیا ہے۔

خبیبؓ بن عدی

اب خبیبؓ بن عدی کا سن لیجئے۔ بنو لحیان نے دھوکا دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آدمی تبلیغ کے لئے لے گئے سات کو قتل کر دیا۔ تین ایک پہاڑی پر چڑھ گئے انہیں بھی امان دے کر دھوکے سے نیچے اتار لیا اور خبیبؓ کی مشکیں کس دیں۔ پھر بدر کا بدلہ لینے کے لئے ایک مشرک نے انہیں خرید لیا تا کہ اپنے بدر میں قتل ہونے والے رشتہ دار کا بدلہ لے۔ جب خبیبؓ بن عدی کو مقتل پابہ زنجیر لے گئے تو خبیبؓ نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ بخاری میں آیا ہے کہ پھر کہا مشرکو! اگر تمہیں یہ خیال نہ آتا کہ میں اس ڈر کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں تو نماز لمبی کرتا پھر یہ شعر پڑھتے ہوئے تلوار گردن کے نیچے رکھ دی۔

فلست ابالی حين اقتل مسلما
على اى شق كان لله مصرعى
وذالك فى ذات الاله وان يشأ
يبارك على اوصال شلو ممزع

ایک روایت میں "فلست ابالی" کی جگہ "ما ابالی" بھی آیا ہے اور شق کی جگہ جنب بھی۔ کہ جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں مجھے پرواہ نہیں کہ کس پہلو میں گرتا ہوں اور میرے خدا کو یہ قدرت حاصل ہے کہ اگر چاہے تو میرے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت رکھ دے۔

مسلمانوں کا بائیکاٹ

مکی زندگی میں ۷ نبوی میں ظالموں نے قریباً اڑھائی سال تک مسلمانوں کا بائیکاٹ بھی کیا۔ اس بائیکاٹ میں مسلمانوں کے ساتھ تمام بنو ہاشم بھی تھے۔ کہا نہ ان سے کوئی خریدے نہ ان کے پاس بیچو مسلمان شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ سوکھے چمڑے ابال ابال کر بعض دفعہ کھانا پڑے۔ بچوں کے بھوک سے بلبلانے کی آوازیں باہر جاتیں تو مشرک اس پہ بغلیں بجاتے۔

(ابن سعد ذکر حصر قریش)

لیکن مسلمانوں نے یہ وقت بھی صبر و استقامت سے گزارا۔ فتح مکہ کے موقع پر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضور آج مکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے فرمایا۔ خیف بنی کنانہ میں جہاں مشرکوں نے بائیکاٹ کا معاہدہ کیا تھا۔ سچ فرمایا ہے خدائے لم یزل نے

تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔

(آل عمران آیت ۱۴۱)

فقر و فاقہ

خدا کا نام لینے والوں کو فاقے بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن بھوک کی مار۔ فاقوں کی سختی انہیں ان کے موقف سے ہٹا نہیں سکتی۔ حدیث میں عشق رسول کی وجہ سے ابدی نام پانے والا ابوہریرہؓ فاقوں سے بیہوش ہو جاتا اور لوگ سمجھتے بے چارے کو مرگی پڑ گئی ہے عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی سعدؓ بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ہمیں درختوں کے پتے بھی کھانے پڑے اور بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے۔ کیکر کے پتے کھا کر ہماری باچھیں چھل گئیں۔ جنگ احزاب کے دفاع کے لئے صحابہؓ خندق کھودتے تھے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار ہویدا تھے۔ اصحاب صفہ کا یہ حال تھا کہ تن ڈھانکنے کے لئے ان کے پاس کپڑا نہ تھا۔ بھوک کی کمزوری سے بعض اوقات وہ نماز پڑھتے گر جاتے۔ ایک دن حضور نے نماز کے بعد فرمایا

"لو تعلمون ما لكم عند
الله لاحببتم ان تزدادوا
فاقة وحاجة"

(ابواب الزهد ترمذی
باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی)

اے فاقوں سے نڈھال صحابہ اگر تمہیں علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارا کیا اجر ہے تو تم چاہو کہ اور فاقے آئیں۔

ماں کی بھوک ہڑتال

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہر رنگ میں آزمائش آئی لیکن ان کے صبر و استقامت میں سر مو فرق نہ آیا۔ ان کے ایمان اور پامردگی نے ہر مشکل لمحہ پر ثابت قدمی دکھائی۔ ابو اسحاق حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی والدہ حمنہ بنت ابی سفیان نے جب سنا کہ میرے بیٹے سعد نے اسلام قبول کر لیا تو کہا سعد تو نے یہ کیا دین قبول کر لیا اسے چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی اور تیرے سامنے جان دے دوں گی۔ سعدؓ نے منت سماجت کی کہ اماں ایسا نہ کرو میں اس دین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چوبیس گھنٹے گزر گئے۔ ماں کی حالت دیکھ کر سعدؓ کو سخت ذہنی کوفت ہوئی لیکن وہ عشق کے اس مذاق سے ماں کو مخاطب کر کے عرض کی

والله لو كانت لك مائة
نفس فخرجت نفسا نفسا
ما تركت ديني هذا
لشيء

(اسد الغابہ جلد ۲ ص ۲۹۰)

(مسلسل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اماں تیری اک جان ہے نا! خدا کی قسم اگر تیری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے میرے سامنے نکلتیں تب بھی میں اس دین کو نہ چھوڑتا۔ ماں نے بیٹے کی یہ استقامت دیکھی تو بھوک ہڑتال ختم کر دی۔

ایک اور ماں تھی۔ وہ تھیں ام سلمہ جنہیں بعد میں ام المومنین کا شرف حاصل ہوا۔ یہ جب اپنے خاوند ابو سلمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے لگیں تو مشرکوں نے انہیں خاوند سے چھین لیا۔ اس چھینا جھپٹی میں گود کے بچے کا بازو نکل گیا خاوند ہجرت کر گئے تو یہ بے چاری ایک سال تک ہر روز دن چڑھے ایک ٹیلے پر چلی جاتیں اور مدینہ کی طرف منہ کر کے روتی رہتیں۔ آخر کفار کو ترس آیا اور انہیں مدینہ روانہ کر دیا۔

یاد رہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا صبر کے خلاف نہیں۔ ہاں بے صبری جزع فزع کرنا اور بین کرنا منع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار الى لسانه۔

(بخاری ابواب الجنائز باب البکاء عند المریض)

اللہ آنکھ کے پانی اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا پھر زبان کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر سزا دیتا ہے۔

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رئیس انصار

جیسا کہ میں نے مضمون کے آغاز میں ذکر کیا مخالفین کی ایذا دہی کا شکار صرف ضعیف اور بے بس مسلمان ہی نہ ہوتے تھے انکی ایذا دہی اور ستم رانی سے معزز بھی محفوظ نہ تھے۔ حضور نے سعد کو مدینہ کے بارہ نقیبوں میں سے ایک نقیب بھی مقرر فرمایا تھا۔ یہ انصار کے رئیس تھے۔ جب مکہ آکر مسلمان ہوئے تو مکہ کے مشرکین نے انہیں پکڑ لیا۔ ان کے کجاوے کے چمڑے کے تسمے سے ان کے ہاتھ ان کی گردن سے باندھ دئے ان کے بال پکڑ کر انہیں گھسیٹنا شروع کیا۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے زدوکوب کر رہے تھے کہ ایک وجیہہ اور معزز سا آدمی آیا۔ میں نے دل میں خیال کیا اگر ان کے کسی آدمی میں کوئی خیر ہے تو یہ ہے لیکن اس نے آتے ہی مجھے ایک گھونسا رسید کیا۔ میں نے دل میں کہا اللہ کی قسم ان میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔

(ابن ہشام جزء ثانی صفحہ ۳۰)

بچے کی وفات پر صبر

مضمون کے آغاز میں سورۃ بقرہ کی جو آیات میں نے تلاوت کی تھیں ان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ کبھی ثمرات یعنی اولاد میں بھی تمہاری آزمائش ہوگی پروردگار گودوں کے پالے ہوئے اپنے پاس بلا لیتا ہے دیکھئے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ کے مکتب کا ایک تربیت یافتہ خاندان اس سانحہ میں کیا نمونہ پیش کرتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کسی سفر پر گئے ہوئے تھے کہ ان کا بچہ بیمار ہوا اور خدا کو پیارا ہو گیا۔ بیوی نے بچے کو ڈھانپ دیا اور خاوند کو مسکراتے چہرے سے خوش آمدید کہا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بچے کا پوچھا تو کہا اب پُر سکون ہے اور آرام سے ہے سچ ہے موت سے زیادہ سکون بخش کونسی چیز ہے۔ صبح ہوئی غسل کیا۔ نماز پڑھی تو خاوند کو بتایا کہ بچے کی تدفین کا انتظام کریں وہ اللہ کو پیارا ہو چکا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا۔ حضور نے سنا تو فرمایا۔

"لعل الله ان يبارك لكما في ليلتكما"

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور کی اس دعا کا نتیجہ میں نے دیکھا۔

فرأيت بها تسعة أولادٍ كلهم قد قرؤوا القرآن۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں نو بچے دئے جو سب کے سب قرآن کے عالم تھے ٹھیک فرمایا اللہ نے سورۃ بقرہ میں جو مصیبت میں صبر کرتے ہیں۔ ان پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

"أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة"

اپنے خون سے اوک بھرنے والا

راہِ حق کے ایک اور فدائی کی سرگزشت سنئے جس نے اپنے خون سے اوک بھرا اور اپنے چہرہ پر اپنے خون سے گلکاری کی۔ مخالفین نے اگر ظلم و فریب کی انتہا کر دی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ نے استقامت اور صبر کا بھی وہ نمونہ دکھایا کہ رہتی دنیا تک دنیا ان کی مثالیں پیش کرتی رہے گی ظالم مخالف دھوکے سے کچھ آدمیوں کو لے گئے کہ ہمیں یہ قرآن و سنت سکھائیں حضور نے ستر قراء بھجوائے ان میں انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام بن ملحان بھی تھے۔ دشمن نے انکی پشت کی طرف آکر برچھی نیزہ مارا جو پیٹ کو پار کر گیا۔ خون کا فوارہ چھوٹا حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے اوک بھرا اور منہ پر چھینٹ کر کہا۔

"فزت ورب الكعبة"

کعبہ کے خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا میں نے اپنا مقصد حیات پا لیا ہے دشمنوں سے جو جب تک نہیں ہوتا ادا سجدہ یہاں سر کٹ کے گرتا ہے تو ہوتا ہے ادا سجدہ ظالموں نے تمام قراء کو شہید کر دیا۔ یہ قراء مسجد نبوی میں ہی فروکش تھے ایندھن لا کر بیچ کر پیٹ کی آگ بجھاتے قرآن پڑھتے رات کو اسے دہراتے۔ ایک دوسرے کو پڑھاتے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ ہمیں شہید کرنے والے ہیں تو انہوں نے خدا سے دعا کی۔

"اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا عنك ورضيت عنا"

(مسلم باب ثبوت الجنۃ للشہید)

اے اللہ ہماری طرف سے اپنے نبی کو خبر دے دے کہ ہم اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم اس سے راضی ہو گئے اور مولیٰ تو ہم سے راضی ہو گیا۔

والصابرين في البأساء

صبر کا ایک مفہوم آغاز مضمون میں قرآن سے میں نے یہ بیان کیا تھا کہ لڑائی میں ثابت قدمی شجاعت اور جان سپاری آئیے دیکھیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مفہوم کو کس شان سے پورا کیا کہ عرش کے خدا نے انہیں یہ سرٹیفکیٹ بیان فرمایا کہ

فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر

تیروں کی انی اور تلواروں کی چمک انہیں راہ حق سے ہٹا نہ سکی۔ وہ جہاں جم گئے کوئی ریلا ان کا پاؤں نہ اکھاڑ سکا۔ انہوں نے اپنے خون کا آخری قطرہ تک اس راہ میں قربان کر دیا۔ وہ تو گھر سے چلتے وقت دعا کر کے آئے

اللهم لا تردني الى اهلي

اے اللہ میں گھر لوٹ کر نہ آؤں

جان و دل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان روح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس وصف کے بارہ میں فرماتے ہیں

قدم الرجال لصدقهم في حبهم
تحت السيوف أريق كالقربان

ان مردانِ حق کا خون صدق و وفا کی وجہ سے محبت کی راہ میں تلواروں کے نیچے یوں بہایا گیا جیسے قربانی کے بکرے کا خون بہایا جاتا ہے۔ (باقی)

امیدوار اساتذہ مجلس نصرت کے انٹرویو کی تاریخ

ایسے تمام امیدوار اساتذہ جنہوں نے مجلس نصرت جہاں کو اپنی درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں یا مجلس کو اپنی خدمات پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ۱۶ ر فروری ۷۵ء بروز اتوار صبح نو بجے دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ بالمقابل مسجد مبارک میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں تعلیمی معیار ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی عزیزم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ جو گذشتہ جلسہ سالانہ سے چند دن پہلے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے رفتہ رفتہ بفضلِ خدا رو بصحت ہو رہے ہیں قارئین کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار کچھ عرصہ سے بعارضہ درد ہرنیا بیمار ہے اور اب شدید جوڑوں کے درد کی بھی تکلیف ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ بخشے اور تادم آخر [illegible] (... ربوہ)

155
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد فضلِ عمر "صوا" فیجی کے سنگِ بنیاد کے موقعہ پر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پیغام

مسجد فضل عمر صوا فیجی کا سنگ بنیاد ۱۰ر دسمبر کو رکھا گیا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کا جو پیغام موصول ہوا وہ حسب ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

برادران جماعت ہائے احمدیہ فیجی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ:۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ "صوا" میں ایک اور عالیشان مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کو اس خانۂ خدا کے مکمل کرنے کی جلد توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر میں اپنے بھائیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مسجد ایک ایسی عمارت ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد ایک طرف انسانی اخوت اور بھائی چارے کی علامت ہے تو دوسری طرف اس کے ذریعہ انسانی ہمدردی اور انسانی مساوات کا اظہار مقصود ہے۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ مگر ہمیں اس امر کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ مسجد ہماری ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور مسجد کے دروازے ہر اس انسان کیلئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے نیک نیتی کے ساتھ اس میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا اور اپنی عبادت کے وقت انہوں نے مسجد سے باہر جا کر خدائے واحد کی پرستش کیلئے اجازت چاہی تو اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنے طریق کے مطابق اسی مسجد میں ہی عبادت بجالائیں۔

اسلام کی یہ نہایت اعلیٰ تعلیم ہے اور اگر اسے صحیح طور پر دُنیا کے سامنے رکھا جائے تو ناممکن ہے کہ دُنیا اس کا انکار کرے۔ اسلام نے انسانی مساوات کو جس رنگ میں قائم کیا ہے اس کی مثال بھی دُنیا میں نہیں ملتی۔ مسجد اس مساوات انسانی کی ایک علامت ہے۔ یہاں داخل ہونے کے بعد آقا و بندہ کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ فجی کے رہنے والے ہوں یا افریقہ کے رہنے والے ہوں یا پاکستان کے رہنے والے ہوں۔ سب برابر ہو جاتے ہیں۔

مساوات کی یہ ایسی اعلیٰ تعلیم ہے جس کی مثال دیگر مذاہب میں نہیں ملتی آج انسان، انسان سے عزت اور احترام کا سلوک بھول چکا ہے اور دُنیا میں اس وقت ایک طبقاتی کشمکش برپا ہے۔ بس اس موقع پر میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ انسانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق پھر سے یاد کروائیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ تمام انسان برابر ہیں۔ کوئی کسی سے بڑا نہیں اور اسی میں انسانیت کی زندگی کا راز مضمر ہے۔

آئیں ہم اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور دُعا کریں کہ جن اغراض کے لئے تُو نے ہمیں مساجد کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ ہماری اس مسجد سے بھی وہ اغراض پوری ہوں۔ اور انسان، انسان سے محبت و اخوت سے پیش آئے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کو وہ حاصل کرے اور اس کی رضاء کی راہوں پر چلے۔

اے خدا! ہماری ان عاجزانہ دُعاؤں کو قبول فرما اور ہماری ان خواہشات کو پُورا فرما اور ہمیں وہ دِن ہماری زندگیوں میں ہی دِکھا کہ جب ہر انسان تیری عظمت اور تیرے جلال کو پہچانتے ہوئے تیرے حضور جھکے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پیغام احبابِ جماعت کے لئے نہایت مسرت

اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔

مسجد کی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے باقاعدہ جاری ہے ہمارے خدام و انصار بھی چھٹی کے روز پوری تندہی سے کام کرتے ہیں۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسجد کو جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ انچارج فجی)

مساجد کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں پختہ بنوایا۔ . . . غرضکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۲ صفحہ ۷ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء)

قرآن شریف کے اوامر و نواہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریعت میں اوّل سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔"

اوامر و نواہی کی تفصیل کا علم حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور سیکھنا ضروری ہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف اور اس کی برکات

(از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فیجی مشن)

ریڈیو فیجی پر نشر کیا گیا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (احزاب)

یعنی "اللہ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس نبی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی نبی کریم پر درود بھیجتے رہو اور اس کے لئے سلامتی کی دعائیں کرتے رہا کرو۔"

درود شریف کے بارے جب صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود اور صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

یعنی۔ اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر یعنی آپ کے مخلص پیروی کرنے والوں پر فضل اور رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر یعنی ابراہیم کے مخلص پیروی کرنے والوں پر فضل اور رحمتیں نازل کی تھیں۔ اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے مخلص پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کے مخلص پیروی کرنے والوں پر برکتیں نازل فرمائی تھیں۔

چنانچہ نماز کے اندر التحیات کے آخر میں بھی درود شریف ہے جو پڑھا جاتا ہے۔ درود شریف نہ صرف نماز میں بلکہ دوسرے وقتوں میں بھی پورے ذوق، محبت اور اخلاص سے پڑھتے رہنا چاہیئے یہ ایک بہت ہی بابرکت دعا ہے اس سے انسان کی دعاؤں میں تاثیرات کا دروازہ کھلتا ہے اس کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔ سرکش نفس آمادہ کے جوش ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور اسے سکینت اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

درود شریف جو "آل محمد" کا لفظ ہے اس کو سمجھنے کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ۔ (احزاب ع)

یعنی "نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں"

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں اور آپ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ اور تمام مخلص مومن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آل اولاد ہیں۔

چنانچہ مشہور بزرگ حضرت محی الدین ابن العربی اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:۔

"واعلم ان آل الرجل فی لغة العرب هم خاصته الاقربون اليه وخاصة الانبياء وآلهم هم الصالحون العلماء بالله من المومنين۔"

یعنی یاد رکھو کہ عربی زبان میں ایک آدمی کی آل سے مراد اس کے اقارب ہوتے ہیں لیکن انبیاء کے خواص و ان کی آل سے مراد مومنوں میں سے صالح علماء ہوتے ہیں۔

درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ سے برکت، سلامتی، فضل اور خاص رحمتیں نازل کرنے کے لئے دعا کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی امت محمدیہ کے تمام مخلص اور مومن افراد کے لئے بھی یہی دعا کی جاتی ہے۔

درود شریف کی برکات کے بارے میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم۔"

پھر آپ کمال محبت سے درود شریف پڑھنے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"درود شریف پڑھتے رہیں بہت ہی متوجہ ہوں۔ جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکتیں چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ . . . . اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کے برکات ظاہر ہوں۔"

(مکتوب جلد اول ص۲۴)

الغرض اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق درود شریف نہایت اخلاص، محبت، تضرع اور پورے ذوق کے ساتھ پڑھنا چاہیئے تقویٰ کے حصول، اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش اور دعاؤں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور درود شریف کی برکات سے ہمیں متمتع فرمائے۔ آمین

مرغبانی کی ہفت روزہ تربیت

مرغبانی جیسی منافع بخش سکیم کی ہفت روزہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے شعبہ صنعت و حرفت و تجارت کے تحت مورخہ ۱۰ تا ۱۶ فروری ۴½ تا ۵½ شام جاری ہے جس میں مرغبانی کے متعلق دلچسپ معلومات اور عملی امور شامل ہیں۔ شریک ہونے والے احباب مورخہ ۸ فروری تک اپنے نام دفتر میں بھجوا دیں۔ خدام کے علاوہ بڑی عمر کے دوست بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

حبوب مفید اطہرا — مرض اطہرا کا شافی علاج — مکمل کورس چوبیس روپے
اکسیر اولاد نرینہ — اولاد نرینہ کیلئے — قیمت پچیس روپے
زوجام عشق — طاقت کی دوا — قیمت چالیس روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے / کورس ۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے / کورس ۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک / کورس ۳۵ روپے۔
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ فون ۵۲۶۲۳
شاہراہ قائداعظم۔ لاہور

ہر قسم سامان سائنس و تجربہ گاہوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰
ٹمپل روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

غذا جزو بدن

بنانے والی "دوا" "پلیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کمزوری دور ہوجاتی ہے۔ خون پیدا کرنے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کی نایاب دوا۔ قیمت -/۴ ڈاک سے ۵/۵۰
تیار کردہ:۔ شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (مینیجر)

تریاق سلیمانی

بدہضمی کا دورہ ہو یا قبض کی حالت ہو۔ تسکین کی ضمانت ہے۔ تریاق سلیمانی
متلی کی شکایت ہی معدے کی گرانی میں، پیغام مسرت ہے۔ تریاق سلیمانی
تبخیر سے گر کوئی مضطر ہو اسے کہہ دو! لو وجہ سکینت ہے تریاق سلیمانی
تیار کردہ:۔ المنار دواخانہ ربوہ

شہد خالص
ہم سے خریدیں
المنار دواخانہ۔ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ چندہ -/۵ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

کیریز (دانتوں کے گھن) میں اینٹی کیریز
ANTI CARIES.
پائیوریا (ماسخورہ) میں اینٹی پائیوریا
ANTI PYORRHOEA.
دانتوں کی حفاظت کرتا ہے۔
قیمت:۔ فی کورس -/۱۰ روپے مفید لٹریچر مفت

- کریم میڈیکل ہال بالمقابل مسجد احمدیہ لائلپور
- کیوریٹو میڈیسن کمپنی کمرشل بلڈنگ انارکلی لاہور
- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

تحصیل بھکر میں زرعی اراضی برائے فروخت

۶۵۔ ایکڑ برلب کھوکھر ڈسٹری بیوٹری -/۵,۵۰۰ روپیہ فی ایکڑ
المشتہر
کموڈور رحمت اللہ باجوہ ۷۶ آفیسر کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر ۲۵ نیو مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**
فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان ربوہ**
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ چندہ سالانہ -/۱۰ روپے
(مینیجر)

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفتل برسیم سے ہونیوالا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے **اکسیر اپھارہ** کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس درجن یا زیادہ پر ½ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی دو طرفہ سڑک پختہ چھتا ہوا ایریا ۱۵۰۰ مربع فٹ۔ سوئی گیس۔ بجلی میٹھا پانی دارالصدر میں برائے فروخت ہے
معرفت
عطاء اللہ کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ

پتہ درکار ہے!

مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب ولد صندل خان صاحب قوم راجپوت وصیت نمبر ۹۴۷۱ نے موضع سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور سے ۱۵/۴/۴۶ کو بعمر ۲۰ سال وصیت کی تھی۔ ان کا موجودہ پتہ دفتر ہذا کو درکار ہے۔ کسی دوست کو علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم ملک ضیاء الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور) بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن مورخہ ۷۵/۲/۳ کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لاہور میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (تنویر احمد ملک ولد ملک ضیاء الدین صاحب ضیاء کمپنی خانپور)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے / کورس -/۲۰ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے / کورس -/۳۵ روپے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پیدائش کو سات درجات میں تقسیم کیا گیا ہے

پانچویں درجہ میں انسان کی معرفتِ الٰہی اتنی ترقی کر جاتی ہے کہ احکامِ الٰہی پر عمل کرنا اس کی غذا بن جاتی ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ کی تفسیر کرتے اور اس ضمن میں روحانی پیدائش کے سات درجوں کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر انسان اس سے بھی ترقی کرتا اور پانچویں درجہ میں پہنچ کر ملک بن جاتا ہے یعنی اس کی معرفتِ الٰہی ایسی ترقی کر جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل اس کی غذا بن جاتا ہے اور جس طرح ملائکہ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ کے مصداق ہوتے ہیں اسی طرح ایسا انسان بھی خدا تعالیٰ کے سب حکموں کو پورا کرتا ہے اور اس پر کبھی غفلت کی نیند نہیں آتی۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (رعد ع۳) یعنی ایسے لوگوں کے پاس ہر دروازہ سے فرشتے آئیں گے۔ ... اُن سے کہیں گے کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہے ہو۔ پس اب دیکھو کہ تمہارے لئے اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے چونکہ یہ لوگ ملکوتی صفات رکھنے والے ہوں گے اس لئے ان کو دیکھتے ہی فرشتے اُن کی طرف دوڑ پڑیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے انعامات کے حصول کی خوشخبری دیں گے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت کے یہ معنے نہیں کہ فرشتے اپنی کثرت کی وجہ سے ایک دروازہ کی بجائے بہت سے دروازوں سے داخل ہوں گے بلکہ اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہر دروازہ کا فرشتہ اُن کے پاس آئے گا اور انہیں مبارکباد دے گا کہ تم اس جدوجہد میں کامیاب ہو گئے جس میں مَیں اور تم دونوں مل کر شیطان کا مقابلہ کیا کرتے تھے کیونکہ بدی انسانی قلب میں کئی راستوں سے داخل ہوتی ہے۔ کبھی آنکھ کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے۔ کبھی کانوں کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے اور کبھی چھونے اور چکھنے کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے اور چونکہ ہر راستہ کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے مقرر ہیں اس لئے جب انسان شیطان پر کامیابی حاصل کر لے گا تو ہر دروازہ کا فرشتہ اسے مبارکباد دینے کے لئے آئے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرتِ رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

یومِ مصلح موعود

جماعتِ احمدیہ ہر سال یومِ مصلح موعود مناتی ہے۔ امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام جماعتیں ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء بروز جمعرات اپنے ہاں جلسہ منعقد کریں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد ہوں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں ارسال کی جائیں۔

جن جماعتوں کے لئے ۲۰ فروری کو جلسہ کرنا مشکل ہو وہ ۲۳ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

خصوصی رعائت

ہم نے اپنے گاہکوں کے فائدہ کے لئے ۲ ہفتہ کے لئے سوتی و ریشمی کپڑے میں خصوصی رعایت دینے کا انتظام کیا ہے اہالیانِ ربوہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ یہ خصوصی رعایت ۲۳ فروری تک ہوگی۔

خواجہ عبد المومن
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

میری بہو عزیزہ شریا بیگم مرحومہ اہلیہ عزیز ملک منور احمد کی وفات پر ربوہ، بیرون ربوہ اور بیرونِ پاکستان سے بہت سے بزرگوں، عزیزوں، بہنوں اور بھائیوں نے خود تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط، تار اور ٹیلیفون تعزیت فرمائی۔ ہمارے شفیق آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت کا اظہار کرتے ہوئے عزیز ملک منور احمد سے تعزیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ نیز حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے خود تشریف لا کر عزیزہ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار فرمایا اور تعزیت فرمائی۔ ہم سب اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ موصوفہ کے از حد شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شفیق بزرگوں کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہمیں ان کی برکات سے متمتع فرماتا رہے۔

اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت وسطی، قریبی ہمسایوں اور عزیزوں نے اس ضمن میں خصوصی شفقت فرمائی اور ہمدردی و غمگساری کا ثبوت دیا۔ ہم سب بہنوں بھائیوں اور عزیزوں کے از حد شکر گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کرم فرمائی اور حسنِ سلوک کی بہترین جزا دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہر عزیز کا فرداً فرداً شکریہ ادا کریں لیکن اس میں وقت لگے گا لہٰذا ہم بذریعہ اخبار سب بہنوں، بھائیوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں نیز درخواست کرتے ہیں کہ عزیزہ مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں نیز مرحومہ کے بچوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار:۔ حبیب الرحمٰن ملک
صدر دار البرکات ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴